EDITORIAL

Pharmaceutical Review رسالہ الادویہ

ISSN 2220-5167

# Editorial اداریہ

تاریخ: اپریل 2017,18

نمبر: 3149-17/PR

## ادویات کی معیاری فراہمی وفروختگی کے مروجہ نظام میں باقاعدہ، قانونی یا دفتری ماہر ادویات Pharmacist اور آزاد، جزوقتی یا ملازم ماہر ادویات کے پیشہ ورانہ کردار کا قانونی واصولی فرق۔

## The legal and profession roles of official, permanent and regular qualified person (Category-A Pharmacist) and unofficial, associated, employee and/or working pharmacist in Community Pharmacy Practice to sell, store and distribute the drugs in Pakistan.

پیشہ ادویات Pharmaceutical Business دنیا کا انوکھا کاروبار ہے۔ جسکی اپنی مخصوص نوعیت اور محصوص ہے۔ جو براہ راست انسانی وجود اور زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کیونکہ ادویات کی قلیل مقدار بھی سنجیدہ اور سنگین نتائج پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ چھوٹی سی غلطی غیر معمولی سانحہ کا سبب بن سکتی ہے۔ چنانچہ اس کاروبار میں ایک ماہر، تعلیم یافتہ اور ذمہ دار فرد کی قانونی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے یقیناً بین الاقوامی ادارے، پیشہ ورانہ تنظیمی، قانونی مجالس اور سرکاری محکمہ جات جانتے اور مانتے ہیں۔ اسی لیے حکومت پاکستان نے دنیا کے دیگر تمام ممالک کی طرح اسے قانونی شکل دی ہے۔ فارمیسی ایکٹ 1967، ڈرگ ایکٹ 1976، ڈرگ رولز 1978، ڈرگ رولز 1996 جیسے قوانین وضع کئے۔ پھر حکومت پنجاب نے ڈرگ رولز 1988 بنائے۔ جسکی حتمی شکل پنجاب ڈرگ رولز 2007 کی صورت میں سامنے آئی۔ اور اسے عملی طور پر تمام ادویاتی اداروں پر نافذ کرنا شروع کر دیا۔ مگر موجودہ دور میں فارمیسی کے انداز اور حالات بدل گئے ہیں۔ کاروباری مطالبات اور وقت کے تقاضے بدل گئے ہیں۔ فارماسسٹ کا پیشہ ورانہ کردار بدل چکا ہے۔ اور بین الاقوامی اداروں اور تنظیموں نے ادویات و صحت کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے نئے نئے قوانین وضع کر دئے۔ اور فارماسسٹ کا مرکز ومحور ادویات سے ہٹ کر مریض (Patient oriented) بن چکا ہے۔ اسی لئے چار سالہ بی فارمیسی B. Pharmacy ختم کر کے پانچ سالہ ڈاکٹر آف فارمیسی Pharmacy-D متعارف کرائی گئی۔

چنانچہ ان حالات میں پنجاب حکومت نے بھی نئے ڈرگ رولز جاری کر دیئے ۔ جو گورنر پنجاب کے حکم سے، سرکاری گزٹ Official Gazette میں نمبر شمار No.SO(Co)814/92(53)PII کے تحت شائع کئے گئے ۔اس قانون کی دفعہ 16 کے تحت ادویاتی اجازت نامہ Drug Sale License کی دو اقسام کر دی گئیں۔ فارمیسی کا لائسنس فارم نمبر 9 پر فارماسسٹ کو جاری کیا جائیگا۔ جو ڈرگ ایکٹ (XI of 1967) 1967 کے سیکشن (a)(1)24 کے تحت فارمیسی کونسل میں رجسٹر ہوتا ہے۔اور ہر طرح کی ادویات کی خرید و فروخت کر سکتا ہے۔ جبکہ میڈیکل سٹور کا لائسنس فارمیسی اسسٹنٹ، ڈسپنسر یا کمپونڈر Compouder کو فارم نمبر 10 پر جاری ہوگا۔ جو شیڈول جی Schedule-G کی تمام ادویات نہ رکھ سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ چنانچہ پاکستان میں فارمیسی کا شعبہ وقت اور حالات کی سختیوں کا سامنا کرتا ہوا ملک و قوم کیلئے بہترین ادویاتی سہولیات فراہم کرتا چلا جا رہا ہے۔ پچھلے پچیس سالوں میں جہاں اس پیشے کے تدریسی اداروں کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ماہرین ادویات کی مجموعی تعداد بھی بڑھی ہے۔ بین الاقوامی تبدیلیوں، عوام کے ادویاتی شعور، اور جدید ادویاتی و طبی تقاضوں نے اسکی ہیئت ہی بدل کر رکھ دی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حکومت پاکستان نے 2012 میں ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی (DRAP) قائم کی ۔ پھر حالیہ دنوں میں صوبائی اسمبلی سے ادویاتی ترمیمی بل Drug Amendment Bill-2017 پاس کیا۔ چنانچہ یہ تمام ادویاتی و طبی نظام میں برپا ہونے والی تبدیلیاں ہمارے نظام صحت پر بتدریج مثبت اثرات مرتب کرتی جا رہی ہیں۔ سرکاری و غیر سرکاری سطح پر لوگ فارماسسٹ کے اصولی کردار کو سمجھنا شروع ہو گئے ہیں اور اس کے پیشہ ورانہ فرائض، فکری رجحانات اور سائنسی میلانات کا صحیح ادراک کرنے لگے ہیں۔ لیکن پھر بھی شائد فارماسسٹ کے صحیح پیشہ ورانہ کردار کو حقیقی معنوں میں اجاگر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ نظام صحت و طب میں فارماسسٹ کے دو بنیادی اور قانونی کردار ہیں۔ جن پر تفصیلی بات کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ دو کردار قانونی فارماسسٹ (Licensing Parmacist) اور ملازمتی فارماسسٹ (On duty/ Employed/ Working) ہیں۔ قانونی فارماسسٹ صرف ڈرگ ایکٹ 1976 اور پنجاب ڈرگ روول 2007 کا سرکاری و اصولی تقاضا ہے۔ جس کی حقیقی و جسمانی موجودگی کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ صرف ادویات کی فروختگی و فراہمی کا قانونی مطالبہ ہے ۔ادویات کے اجازت نامے کی سرکاری ضرورت ہے۔ ادویاتی اداروں، پیشہ ورانہ تنظیموں اور محکمہ صحت کے ساتھ، اپنے ادارے یا کاروبار کی نسبت سے مذاکرات، خط و کتابت اور رابطے کا ذریعہ ہے۔ اسکی براہ راست ادویاتی سرگرمیوں کی اصولی، قانونی اور سائنسی نگرانی کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ جبکہ دوسرے ملازمتی فارماسسٹ کیلئے فارمیسی پر جسمانی، حقیقی، ظاہری اور باطنی موجودگی کی قانونی، اصولی اور پیشہ ورانہ بندش ہے۔ یہ فارماسسٹ فارمیسی کی تمام تر سرگرمیوں کا ذمہ دار ہے۔ فارمیسی میں آنے والی اور مریض کو دی جانے والی ہر دوائی کا براہ راست ذمہ دار ہے۔ مریضوں کی رہنمائی، نسخہ جات کی جانچ پڑتال اور ادویات کے اثرات بتانا اسکی بنیادی ذمہ دار ہے۔ مگر بدقسمتی سے آج ان دونوں قانونی و ملازمتی فارماسسٹ کے کردار کو صحیح و درست انداز میں نہ سمجھنے کی وجہ سے ادویات و طب کا پورا نظام کئی پیچیدگیوں و الجھنوں میں پھنسا نظر آتا ہے۔ جس کیلئے ان دونوں کرداروں کی نمایاں تفریق اور تخصیص کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اگر کسی ڈرگ سٹور میں کوئی ادویاتی و طبی غلطی سرزد ہو جائے تو تمام تر ذمہ داری ملازمتی فارماسسٹ کی ہوگی۔ جبکہ قانونی فارماسسٹ کا کردار ایسے ہی ہے جیسے کسی ملزم کیلئے عدالت میں وکیل کا ہے۔ جہاں فیصلہ کوئی بھی ہو لیکن یقیناً وکیل کو سزا نہیں دی جا سکتی۔ یا پھر اس کا کردار کسی تربیتی استاد (Training Coach) جیسا ہے، جو صرف کھلاڑیوں کی بہترین تربیت کا ذمہ دار ہے۔ لیکن انکی ناقص کارکردگی کی وجہ سے یا ٹیم کی اپنی غلطیوں سے اگر انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑے تو اسکا ذمہ دار یقیناً کوچ کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اسی طرح اسکی تشبیہ ہم کسی کاروباری ادارے کے لیے متعین ماہر (Advisor/ Consultent) سے بھی دے سکتے ہیں۔ جو بہترین تجاویز مرتب کرتا ہے۔ اعلیٰ حکمت عملی تیار کرتا ہے۔ شاندار منصوبہ بندی کرتا ہے۔ مگر کمپنی کے مالک کی نالائقی یا بددیانت ملازمین کی وجہ سے اگر ادارہ خسارے میں چلا جائے۔ یا مجموعی سستی و کاہلی کیوجہ سے غیر متوقع کاروباری نتائج کا سامنا کرنا پڑھ جائے۔ تو اسکی ذمہ داری ماہر Advisor پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ ہاں اگر پوچھا جائے تو اسباب اور محرکات کا جائزہ تو مرتب کیا جا سکتا ہے۔ مگر کاروبار کی ناکامی کا وہ ہرگز ذمہ دار نہیں سمجھا جائے گا۔ بالکل اسی طرح قانونی فارماسسٹ کاروبار کے صرف سرکاری، دفتری اور قانونی مسائل حل کرتا ہے۔ معیاری قانونی طریق کار وضع کرتا ہے۔ کاروبار کے پیشہ ورانہ تقاضے پورے کرتا ہے۔ حکومتی سوالات Inquiries اور خطوط کا جواب دیتا ہے۔ اداروں، تنظیموں اور سیاسی و سماجی حلقوں میں نمائندگی کرتا ہے۔ مگر ادویاتی کاروبار میں کسی حادثے یا سانحے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ کسی سزا کا مستحق نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ فیصلوں کے اثرات اور نتائج سے آزاد ہے۔ تمام تر فکری و عملی ذمہ داریوں سے مبرّا ہے۔ کیونکہ وہ کاروبار کے فیصلوں کو حتمی شکل

نہیں دیتا۔ کاروباری معاملات اور سرگرمیوں کو اپنی مرضی سے چلانے کا اختیار نہیں رکھتا بلکہ یہ سارے فیصلے کاروبار کے مالک کی مرضی و منشاء سے انجام پاتے ہیں۔ تو پھر قانونی فارماسسٹ کی سرزنش کیسے کی جا سکتی ہے۔ ہاں اسی ادویاتی کاروبار یا ڈرگ سٹور Community/ Hospital/ Clinical / Retail Phrmacy میں ملازمتی فارماسسٹ بیک

وقت مالک بھی ہو تو صورتحال مختلف ہو جائے گی۔

چنانچہ ملازمتی فارماسسٹ ادویات اور مریض کے متعلقہ تمام امور کا ذمہ دار ہے۔ادویات کے معیار Quality، معیاد Expiry مقدار اور قانونی حیثیت Legal Status کا براہ راست ذمہ دار ہے۔وہ اپنی موجودگی میں ادویات کے تمام واقعات اور حالات کا جوابدہ ہے۔لہذا ہمیں یہ سمجھنا چاہئے فارمیسی میں بیک وقت دونوں کردار عمل پذیر ہیں۔دونوں ماہرین ادویات مل کر قانونی و کاروباری تقاضے پورے کرتے ہیں۔جنکی فکری، قانونی اور پیشہ ورانہ نوعیت مختلف ہے۔انکی ذمہ داریوں میں نمایاں فرق ہے۔فارمیسی جب مریضوں اور گاہکوں کیلئے کام شروع کریگی، تو ملازمتی فارماسسٹ کا موجود ہونا ضروری ہوگا قانونی فارماسسٹ کی موجودگی کی کوئی پابندی نہیں۔جب کوئی سرکاری افسر، ڈرگ انسپکٹر یا ادارے کا نمائندہ آئے۔تو اسے سمجھنا پڑے گا کہ یہاں صرف ملازم فارماسسٹ ہی میسر ہوگا۔اگر قانونی فارماسسٹ سے ملنا ہو تو اسے باقاعدہ اطلاع کر کے، اور پوچھ کر Appointment آنا ہوگا۔کیونکہ اسے یہ دونوں کردار کا اصولی و قانونی فرق سمجھنا ہوگا۔دونوں کی الگ الگ نوعیت، ذمہ داریاں اور پیشہ ورانہ شناخت کی اصلی اور حقیقی پہچان کرنا ہوگی۔

چنانچہ جس ادویاتی ادارے یا کاروبار کیساتھ کوئی فارماسسٹ منسلک ہے تو اسے اپنا اصلی اور حقیقی کردار سمجھنا اور بتانا چاہیے۔اگر وہ یہ دونوں کام بیک وقت خود ہی کر رہا ہے تو بھی صحیح اور درست حالات بیان کرنے چاہیے۔تا کہ سرکاری افسر، مریض یا گاہک کو حالات سمجھنے میں آسانی ہو۔اور اسے وہی کردار ادا کرنا چاہیے جسکا وہ معاوضہ وصول کرتا ہے۔جسکی اسے تنخواہ دی جاتی ہے۔جس کا اس نے معاہدہ کیا ہے۔یہ نظام دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں مروج ہے۔حتیٰ کہ کئی ایسے ممالک جو پاکستان سے زیادہ ترقی یافتہ نہیں۔اور نہ ہی ہم سے زیادہ وسائل کے حامل ہیں۔مگر ہم سے بہتر ادویاتی نظام قائم کر چکے ہیں۔سری لنکا، میکسیکو، بنگلہ دیش، ساؤتھ افریقہ، افغانستان اور بوٹسوانہ جیسے ممالک بھی مذکورہ معیاری ادویاتی نظام کے حامل ہیں۔جو نہ صرف ہمارے سرکاری وحکومتی اداروں کی ناکامی کی غمازی کرتی ہے۔بلکہ ڈرگ مافیاء کے مضبوط اور بااثر ہونے کی بھی عکاسی کرتی ہے۔

انسانی زندگی میں لوگوں کے پیشہ، ہنر اور ذریعہ معاش کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔جس سے اسکی سماجی پہچان، معاشی حیثیت اور معاشرتی شناخت متعین ہوتی ہے۔خاندان اور معاشرے میں عزت و شرف بنتا ہے۔اور اکثر اوقات لوگوں کے پیشہ، ملازمت یا کاروبار کی نوعیت سے انکے انفرادی رویئے، طبیعت اور مزاج تشکیل پاتے ہیں۔جو بتدریج اور غیر محسوس انداز سے انہیں کسی مخصوص طبقے یا گروہ کا حصہ بنا تے چلے جاتے ہیں۔لیکن ادویات کے کاروبار اور صحت کے اداروں سے منسلک افراد کا عجیب معاملہ ہے۔جو براہِ راست انسانی حیات اور وجود سے جڑے ہوئے ہیں۔ان پر اثر انداز ہونے والی ادویات کے کاروبار سے منسلک ہیں۔لوگوں کی زندگی ہی نہیں بلکہ انکے بدن کے تمام افعال اور جسم کی تمام اشکال کو صحیح یا خراب کرنے کی صلاحیت رکھنے والی ادویات کی ترسیل اور فراہمی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔جسم میں برپا ہونے والی تمام کیمیائی، برقی اور طبعیاتی تبدیلیاں انکے کاروبار کا عنوان ہوتی ہیں۔اور جذباتی، نفسیاتی اور ہیجانی تغیر انکے کاروبار کا ذریعہ ہوتے ہیں۔چنانچہ اگر ہم اسے دوسرے پہلو سے زیادہ کھل کے بیان کرنا چاہیں تو شائد سسکتی انسانیت کی سسکیاں انکے کاروبار کی وسعت کا وسیلہ ہوتی ہیں۔بستر مرگ پر، مرض الموت میں مبتلا، ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اللہ کے فیصلے کا انتظار کرتے لوگ انکے گاہک ہوتے ہیں۔چنانچہ اصولی اور اخلاقی اعتبار سے ادویات کے کاروبار سے متعلقہ لوگ اپنے کاروبار کی وسعت کی دعا بھی نہیں کر سکتے۔جو یقیناً منطقی اعتبار سے ایک بددعا کے مترادف ہوگا۔

چنانچہ اس پیشہ کی نزاکت کا ادراک کرتے ہوئے ہوئے حکومت پاکستان نے ادویات کا قانون Pharmacy Act 1967 بنایا۔پھر ڈرگ ایکٹ Drug Act.1976 متعارف کرایا۔پنجاب حکومت نے معیاری ادویاتی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بناتے ہوئے ڈرگ رولز 1988 کا نفاذ کیا۔پنجاب ڈرگ رولز 2007ء Punjab Drug Rules بنائے گئے۔شیڈول جی Schedul-G کی تقریباً ڈیڑھ سو ادویات کی فہرست تیار کی گئی۔اور ان ادویات کو ماہر ادویات Pharmacist کی نگرانی میں فروخت کرنے کا قانون وضع کیا گیا۔میڈیکل سٹور اور فارمیسی کی دوالگ الگ اصطلاحات متعارف کرائی گئیں۔ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی DRAP-2012 بنائی گئی۔اور ابھی ان دنوں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب میاں شہباز شریف کی قیادت میں ادویاتی ترمیمی بل Drug Ammendment Bill 2017 کو پنجاب اسمبلی نے 8 فروری 2017 کو منظور کیا اور جعلی ادویات فراہم کرنے والوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔جسے گورنر پنجاب جناب رفیق رجوانہ نے 15 فروری 2017 کو مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے ہمیشہ کیلئے دفن کر دیا۔

لیکن اس حساس کاروبار اور خدائی پیشے کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمایئے۔جس سے ہماری قوم کی بے حسی، حکومتی اداروں کی لاپرواہی اور ڈرگ مافیاء کے بااثر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔یہ غیر تعلیم یافتہ، غیر تکنیکی Non-technical، غیر پیشہ ور Non-professional گروہ اپنی قانون شکنی کو جاری رکھنے پر مصر ہیں۔تمام تر قوانین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے دھندے کو محفوظ بنانا چاہتے ہیں۔حالانکہ انہیں اچھی طرح علم ہے کہ ادویات کی تعلیم یا مناسب پیشہ ورانہ تربیت کے بغیر انہیں لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے کا کوئی حق نہیں۔یہ صرف ماہر ادویات کا قانونی، اخلاقی اور پیشہ ورانہ استحقاق ہے، کہ اپنی نگرانی میں پوری ذمہ داری کیساتھ مریضوں کو ادویات فراہم کرے۔ورنہ اسکی مثال ایسی ہی ہوگی کہ کسی گھڑی ساز کو کپڑوں کی سلائی پر لگا دیا جائے۔یا دودھ بیچنے والا گوالا بغیر مناسب تربیت کے سنار بن جائے۔ماہر نفسیات کو خراب گاڑی کا انجن ٹھیک کرنے کو کہا جائے۔انجنیر سے دل کا اپریشن کرنے کی درخواست کی جائے۔ہوائی

جہاز کے پائلٹ کو عدالت کا جج بنا دیا جائے۔ یا کسی ماہر قانون (وکیل) سے عمارت کا نقشہ بنانے کو کہا جائے۔ چنانچہ ادویات بنانا، اسکا معیار دیکھنا اور مریض کو صحیح اور درست مقدار میں فراہم کرنا صرف اور صرف ماہر ادویات ہی کا کام ہے۔ جسے صرف اور صرف فارماسسٹ ہی کو انجام دینا چاہئے۔ ورنہ مذکورہ بالا تمام مثالیں بھرپور انداز میں موجودہ نظام ادویات پر صحیح اور درست منطبق ہونگی۔ اگر ہم وقتی طور پر ادویات کی تیاری، نگرانی اور فراہمی کیلئے فارماسسٹ کے علاوہ افراد کے قائل ہو جائیں۔ اور یہ تمام ذمہ داریاں غیر متعلقہ لوگوں کو سونپنے کے مفروضہ کا یقین لیں، تو پھر یقیناً پیشہء ادویات اور شعبہ طب کے عملی حالات بھی اسی خیال اور تصور کے تناظر تعمیر، تشکیل اور ترتیب پانے چاہئے۔ مگر ہم حقیقت بالکل اسکے برعکس دیکھتے ہیں۔ پوری دنیا کی طرح پاکستان میں بھی علم الادویہ Pharmacy Descepline or Profession معرض وجود میں آتا ہے۔ اس مہارت کے پانچ سالہ یونیورسٹی سطح کی تعلیم متعارف ہوتی ہے۔ اور اس ہنر کے ماہرین کی کثیر تعداد میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اس پیشہ کی بھرپور، الگ اور نمایاں شناخت بنتی ہے۔ جو مذکورہ بالا مفروضہ، خیال اور تصور کی قطعی نفی کرتے ہیں۔

چنانچہ اگر اب وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر صحت، سیکرٹری ہیلتھ پنجاب، وزیر قانون گورنر پنجاب اور دیگر متعلقہ سرکاری اہلکاروں اور سیاسی شخصیات نے ادویاتی ترمیمی بل 2017 سے پیچھے ہٹنے کی غلطی کی۔ تو پاکستانی قوم، ملک اور تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کریگی۔ کیونکہ لوگ اب ایک عمومی شعور رکھتے ہیں۔ ادویات اور صحت کی معلومات بہت بڑھ چکی ہیں۔ معاشرے کا ہر طبقہ ادویات کا علم اور ادراک رکھتا ہے۔ اب عوام کو دھوکہ دینا، حقائق چھپانا اور معلومات کو غلط انداز میں پیش کرنے کا رواج نہیں رہا۔ چنانچہ اگلی بات جو شاید اس سے زیادہ سخت اور درشت ہو، کہ جعلی ادویات کے سنگین جرم کی تخفیف کرنا، شیڈول جی Schedule-G کا نفاذ نہ کرنا، ادویاتی ترمیمی بل 2017 کو اسکی اصلی اور حقیقی شکل میں نافذ نہ کرنا، ایسا ہی ہو گا، جیسے چور کے ہاتھ تجوری کی چابی دے دی جائے۔ یا بندر کے ہاتھ بندوق پکڑا دیں۔ قاتل کو ہتھیار فراہم کر دیں، یا کم عمر لا ابالی بچے کے ہاتھ ماچس دے دیں۔ جسکی یقیناً کوئی دلیل اور منطق نہیں بنتی۔ نہ ہی عقل اور قانون اسکی اجازت دیتا ہے۔

لہذا ادویاتی قوانین کا حقیقی نفاذ وقت اور حالات کا تقاضہ ہے۔ یہ لوگوں کے دل کی آواز اور پوری قوم کی خواہش ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں دنیا کے کئی پسماندہ اور چھوٹے ممالک بھی پاکستان سے بہتر ادویاتی سہولیات کے حامل ہیں۔ افغانستان (جو گزشتہ تین دھائیوں سے حالت جنگ میں ہے) کے کئی علاقے پاکستان سے بہتر ادویاتی سہولیات کے حامل ہیں۔ سری لنکا، ساؤتھ افریقہ، ملائشیا، بنگلہ دیش، بوٹسوانہ، کیوبہ، میکسیکو اور وسطی ایشیائی ریاستیں بھی پاکستان سے بہتر ادویات نظام رکھتی ہیں۔ حتیٰ کہ متحدہ عرب امارات جہاں آج بھی فارمیسی کے کوئی قابل رشک ادارے نہیں ہیں۔ جہاں بیرونی اور خارجی فارماسسٹ اکثریت میں ہیں۔ وہاں بھی فارماسسٹ کی فارمیسی پر حقیقی موجودگی کی پابندی ہے۔ ہم ترقی یافتہ نہیں، بلکہ اپنے ہی جیسے ممالک کی مثالیں پیش کی ہیں۔ جس سے شاید حکومت، قوم، ادویاتی اداروں اور کاروباری حلقوں کو حالیہ قانون اور حالات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور ملک، قوم اور انسانیت کے مفاد میں صحیح اور درست فیصلے کرنے میں آسانی ہو۔

ڈاکٹر طٰہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmaceuticalsreview.com